جلد ۲۶ | مورخہ ۸ محرم سنہ ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۵۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ مارچ - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو زکام کی شکایت ابھی تک ہے - احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے - دعائے صحت کی جائے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مشروط طور پر بیعت کرنے والوں کو انتباہ

"میں کھول کر کہتا ہوں - کہ اگر کوئی شخص میری بیعت اس لئے کرتا ہے - کہ اُسے بیٹا ملے - یا فلاں عہدہ ملے یعنی شرطی باتوں پر بیعت کرتا ہے - تو وُہ آج نہیں - کل نہیں - ابھی الگ ہو جائے - اور چلا جائے - مجھے ایسے آدمیوں کی ضرورت نہیں - اور نہ خدا کو ان کی پرواہ ہے - یقیناً سمجھو - اس دُنیا کے بعد ایک اور جہان ہے - جو کبھی ختم نہ ہوگا - اس کے لئے تمہیں اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے - یہ دُنیا - اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں - مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کی انتہا نہیں ہے " (الحکم ۱۷ - جنوری سنہ ۱۹۰۷ء)

" یہ مت سمجھو - کہ میں تمہیں اس امر سے منع کرتا ہوں - کہ تم تجارت نہ کرو - یا زراعت اور نوکری یا دُوسرے ذرائع معاش سے روکتا ہوں - ہرگز نہیں - میرا یہ مطلب نہیں ہے - بلکہ میرا مطلب یہ ہے - دِل بہ یار دست بکار - تمہارا اسوہ وُہ لوگ ہیں - جن کے لئے اللہ تعالٰے فرماتا ہے - کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتی " " "

" ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں - دیکھو - بہت سے ابرار واخیار دُنیا میں گزرے ہیں - اگر وُہ دُنیا دار ہوتے تو ان کے گزارے ادنٰے درجے کے ہوتے - اور کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ - مگر وُہ خدا کے لئے ہُوئے - اور خدا ساری دُنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا " (الحکم ۷ - فروری سنہ ۱۹۰۳ء)

کلکتہ میں احمدیہ دار التبلیغ کا شاندار افتتاح

کلکتہ ۵ - مارچ (بذریعہ ڈاک) احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ کی تقریب افتتاح کے سلسلہ میں آج شری یت ستت کمار رائے صاحب چودھری میئر آف کلکتہ کی زیر صدارت البرٹ ہال میں جلسہ منعقد ہُوا - رسم افتتاح ادا کرتے ہُوئے جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر حیدر آباد دکن نے حاضرین کے سامنے جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہُوئے فرمایا مسجد احمدیہ لنڈن کی طرح دار التبلیغ کلکتہ بھی خدا تعالٰے کی عبادت کے لئے تمام لوگوں کے لئے کھُلا ہے - جلسہ میں ایک بہت بڑا نمائندہ شریک ہوا - حاضرین نے جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا - خدا تعالٰے کے فضل سے یہ تقریب نہایت کامیابی کے ساتھ عمل میں آئی - مسٹر آر - ڈی - شیر ڈین شا - مسٹر نرا پرا وا چکرا ورتی - پروفیسر ادھیکاری اور خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب امیر بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن نے بھی تقریریں کیں - کلکتہ کے مشہور

کیا آپ نے خلافت جوبلی فنڈ میں حِصّہ لیا ہے؟

خلافت جوبلی فنڈ میں آنریبل نواب چودھری محمد الدین صاحب ریونیو منسٹر ریاست جودھپور نے مبلغ چار ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے - جس میں سے دو ہزار آٹھ سو روپیہ ادا بھی کر دیا ہے - آپ نے اس تحریک میں کس قدر حِصّہ لیا ہے ؛

ناظر بیت المال قادیان

درخواست نگرانی کے متعلق عدالت عالیہ لاہور کا فیصلہ

آنریبل جج جان نے اپنے فقرات کی مزید تشریح کر دی

میاں عزیز احمد کی اپیل کے فیصلہ میں ہائی کورٹ لاہور نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کے متعلق کچھ الفاظ لکھے تھے۔ اور مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان الفاظ کا غلط مفہوم پیش کر کے مخالفانہ پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا۔ اس وجہ سے ہائی کورٹ سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ چونکہ مخالف اخبارات اس فیصلہ سے غلط استنباط کر کے یہ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ گویا جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی تقریر سے مشتعل ہو کر عزیز احمد سے یہ واقعہ ہوا۔ اس لئے ان فقرات کو حذف کر دیا جائے۔ ہائی کورٹ نے اپنی تشریح میں یہ قرار دیتے ہوئے کہ مخالف اخبارات نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ وہ ہمارا ہرگز منشاء نہیں تھا۔ اور ہم یقیناً سمجھتے ہیں۔ کہ خطبہ جمعہ میں مخالفین کے متعلق جس سزا کا ذکر ہے۔ وہ روحانی ہے جسمانی نہیں۔ لکھا ہے کہ چونکہ ہم پہلے بھی یہی سمجھتے تھے۔ اور اب بھی یہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس درخواست پر غور کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور اسے مسترد کرتے ہیں۔ گویا ہمارا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا۔ یعنی مخالفین نے غلط الزامات جس مفہوم کی بناء پر لگائے تھے۔ اسے عدالت عالیہ نے غلط قرار دے دیا۔

باوجودیکہ اس بارے میں عدالت عالیہ کا فیصلہ بالکل صاف ہے۔ اور فاضل جج جان نے اپنے مفہوم کی نہایت واضح تشریح کر دی ہے۔ مخالف اخبارات نے اس فیصلہ کو ایسے رنگ میں پیش کیا ہے۔ کہ گویا عدالت عالیہ نے ہماری درخواست کو مسترد کرتے ہوئے اس مفہوم کو بحال رکھا ہے۔ جو مخالفین نے پہلے پیش کیا تھا۔ حالانکہ اس مفہوم کو اس فیصلہ میں بالکل رد کیا گیا ہے۔

عدالت عالیہ کا فیصلہ حسب ذیل ہے۔

یہ درخواست مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے اس غرض کے لئے دی گئی ہے۔ کہ ہم نے فوجداری اپیل ۱۱۲۰ آف ۱۹۳۷ء کے فیصلہ میں جو ۳ جنوری ۱۹۳۸ء کو کیا گیا ہے بعض ریمارکس ایسے کئے تھے جنہیں حذف کر دیا جائے۔ مرافعہ گزار کے وکیل مسٹر سلیم نے ہماری توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ ہمارے فیصلہ کے آخری پیراگراف کے ایک فقرہ کا غلط مطلب لے کر اسے امام جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈا کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ وہ فقرہ یہ ہے "اگر ہم اپیل کنندہ کے وکیل کے اس استدلال کو قبول بھی کریں۔ کہ خلیفہ صاحب کا منشاء سے مقصد روحانی سزا تھا تو بھی یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہبی رہنماؤں کے بعض پر جوش پیرؤوں کے لئے روحانی اور جسمانی سزا میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہر نوع اس ملک میں ایسے مذہبی دیوانے موجود ہیں۔ جو ایسی سزاؤں کی تکمیل کے لئے اپنے آپکو خدا کا آلۂ کار سمجھتے ہیں"۔

کہا گیا ہے کہ خلیفہ صاحب کے مخالف اس فقرہ کا یہ مطلب لے رہے ہیں کہ خلیفہ صاحب کی اس تقریر میں جسکا ہم نے ذکر کیا تھا۔ سزا سے روحانی سزا نہیں بلکہ جسمانی سزا مراد تھی۔ اور فی الحقیقت اس میں تشدد کی تلقین کی گئی تھی۔

اس فقرہ کا یہ مفہوم درست نہیں لیکن اس معاملہ کو اچھی طرح واضح کرنے کے لئے نیز خلیفہ صاحب کے متعلق انصاف کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم یہ قرار دیتے ہیں۔ کہ ہم نے وکیل کے اس بیان کو صحیح تسلیم کیا تھا۔ کہ خلیفہ صاحب کی تقریر میں جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر سزا کا ذکر تھا۔

ہم نے دراصل اس ملک میں اس قسم کی تقریروں کے متعلق اس خطرہ کا اظہار کیا تھا۔ کہ کسی مذہبی رہنما کے پرجوش پیروان دو قسم کی سزاؤں میں مشکل سے تمیز کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے فیصلہ کے کسی حصہ کو حذف کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے اس فیصلہ کو جس رنگ میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے پیش نظر یہ ضروری ہے۔ کہ آخری حصہ کے مفہوم کی ایسی تشریح کر دی جائے۔ کہ اس کا مطلب غلط نہ لیا جا سکے چنانچہ اس غرض کے لئے ہمارا یہ فیصلہ فوجداری اپیل ۱۱۲۰ آف ۱۹۳۷ء کے متعلق ہمارے فیصلہ کے حصہ کے طور پر پڑھا جانا چاہیئے۔ درخواست خارج کی جاتی ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۸ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	ضلع
۲۴۱	اہلیہ صاحبہ چودھری غلام علی صاحب	ضلع تھرپارکر (سندھ)
۲۴۲	علی احمد صاحب	״
۲۴۳	مسماۃ عائشہ صاحبہ	״
۲۴۴	چودھری محمد طفیل صاحب	״
۲۴۵	منظور احمد صاحب	״
۲۴۶	مقبول احمد صاحب	״
۲۴۷	چودھری غلام رسول صاحب	״
۲۴۸	״ جان محمد صاحب	״
۲۴۹	ایک صاحب	ضلع منٹگمری
۲۵۰	اسمٰعیل خان صاحب	״ گورداسپور
۲۵۱	محمد حسین صاحب	ضلع گورداسپور
۲۵۲	محمد شریف صاحب	״ ״
۲۵۳	محمد زاہد صاحب	״ پشاور
۲۵۴	مسماۃ جنت بی بی صاحبہ	״ جہلم
۲۵۵	کریم بخش صاحب	״ گجرات
۲۵۶	ابوالحسین صاحب	ضلع میمن سنگھ بنگال
۲۵۷	محمد لطیف صاحب	״ شیخوپورہ
۲۵۸	راجا صاحب	״ ״
۲۵۹	محبت صاحب	״ ״
۲۶۰	غلام محمد صاحب	״ ״
۲۶۱	جمال الدین صاحب	میرپور ریاست جموں

نہایت ہی ضروری درخواست ہائے دعا

(۱) مرزا سلطان احمد صاحب آف پٹی پر جو اپنے موضع محمود کوٹ متصل قصور میں رہتے تھے قتل کا مقدمہ دائر ہے سیشن کورٹ میں اگرچہ چاروں اسیسروں نے انہیں بے گناہ قرار دیا۔ تاہم عدالت آخری سزا دے چکی ہے۔ اب ہائی کورٹ میں اپیل پیش ہونے والی ہے۔ احباب اور بزرگان جماعت نہایت ہی درد دل کے ساتھ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے رہائی بخشے۔ (۲) خاکسار نہایت عجز سے تمام بزرگان ملت اور احباب کرام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ میرے لئے نہایت درد دل سے بارگاہ ایزدی میں دعا فرمائیں۔ دشمنوں نے میرے خلاف ۱۴ مقدمات دائر کر دیئے ہیں۔ اور ایک گہری سازش اس عاجز کے خلاف کام کر رہی ہے۔ مجھے معطل کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے حالات نہایت مخدوش اور خطرناک ہو گئے ہیں۔ للہ سب صاحبان نہایت درد اور تڑپ سے دعائیں فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور اس عاجز پر احسان عظیم فرمائیں۔ خاکسار نیاز محمد انسپکٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸۔ محرم ۱۳۵۷ ہجری

یو۔پی میں فسادات کی گرم بازاری

فرقہ وار فسادات کے داغ سے گو ہندوستان کا کوئی کونہ بھی پاک نہیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے یو۔پی میں ایسے حالات رونما ہو رہے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس صوبہ میں فرقہ وار فضا پہلے کی نسبت بہت زیادہ مکدّر ہو چکی ہے۔ اور فسادات کی رفتار روز بروز تیز ہو رہی ہے۔ داوری ضلع بلیا کے قصابوں پر ہندوؤں کے مظالم کی داستان بالکل تازہ ہے۔ پھر عید الاضحٰے کے موقعہ پر جو فسادات ہوئے۔ اور جس طرح مسلمانوں کو ایک اہم مذہبی فریضہ کی ادائیگی میں مشکلات پیش آئیں۔ اس کی یاد بھی ابھی دماغوں سے محو نہیں ہوئی۔ کہ الہ آباد اور لکھنؤ سے مزید فرقہ وار فسادات کی اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ ایک طرف شیعہ سُنّی تنازعہ خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف ہندو مسلم فسادات کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ ۷۔ مارچ کی رات کو لکھنؤ کے ایک محلہ میں شیعوں اور سُنّیوں میں تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں دو شخص ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ اسی طرح الہ آباد میں شدید ہندو مسلم فساد کے پیش نظر حکام نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ فوج کو شہر میں لا کر فوجی چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ فوجی سپاہی بھری ہوئی بندوقوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہتھیار اور لاٹھیاں تک لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ حتّےٰ کہ پہلے مسلمانوں کو محرم میں تعزیوں اور علم کے جلوس میں لاٹھیاں لے کر چلنے کی جو اجازت تھی۔ اس کو صرف پچیس کی تعداد تک محدود کر دیا گیا ہے۔ جسے شیعہ مسلمان اپنے مذہب میں مداخلت سمجھ کر پُر زور صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔ پھر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی نے بلوہ کیا۔ تو پولیس اور فوج کو اجازت ہے۔ کہ گولی چلا دے۔

چونکہ ہولی۔ اور محرم کی تقریبات اس سال ایک ساتھ آ رہی ہیں۔ اس لئے فساد کا خطرہ اور بھی بڑھ گیا ہے اور اسی خطرہ کے پیش نظر مختلف شہروں مثلاً بریلی۔ مراد آباد۔ اور بدایوں میں بھی دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

یہ حالات ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ یو۔پی ایک نہایت خطرناک دور میں سے گزر رہا ہے۔ اور اندیشہ ہے۔ کہ اگر حالات کی رفتار اسی سرعت سے جاری رہی۔ تو امن وامان اٹھ جائے گا۔ ملکی نمائندگان کی حکومت کے برسر اقتدار آنے پر یہ امید پیدا ہو گئی تھی۔ کہ جہاں صوبجاتی حکومتیں اپنے اپنے ہاں مختلف اقوام کے تعلقات کو خوشگوار بنانے اور ان میں باہم رواداری کی روح پیدا کرنے میں کوشاں ہوں گی۔ وہاں عوام بھی ملک کی اہم مقتضیات کے پیشِ نظر ہوش و خرد سے کام لیتے ہوئے آپس میں الجھ کر قومی طاقت کو کمزور کرنے سے احتراز کریں گے۔ لیکن افسوس کہ یہ امید پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ اور اس سے بڑھ کر افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ کانگرس جسے ہندوستان کی تمام قوموں کی نمائندگی کا دعوےٰ ہے۔ توجہ نہیں کر رہی۔

ہم سمجھتے ہیں۔ کانگرس کے اربابِ حل وعقد کی گردنیں یو۔پی کی اس افسوسناک صورتِ حالات پر ندامت سے جھک جاتی ہوں گی۔ کیونکہ اس صوبہ کا انتظام وانصرام کانگرس کے نمائندوں کے ہاتھ میں ہے۔ دفعہ ۱۴۴ جاری کر کے اور سخت گرفت کرنے کے اعلانات جاری کر کے عارضی طور پر امن قائم کر دینا کوئی قابلِ اطمینان صورت نہیں۔ فرقہ وار کشمکش کے حقیقی اسباب وعلل کو دور کرنا ضروری ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ یو۔پی میں کانگرسی حکومت کے قائم ہونے سے کوتاہ اندیش ہندو آپے سے باہر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ سننے میں آیا ہے۔ کہ عید الاضحٰے کے موقعہ پر بعض مقامات میں ہندوؤں نے کھلم کھلا کہا۔ کہ اب اس صوبہ میں کانگرس راج ہے۔ اب ہم مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے نہیں دیں گے۔ چونکہ اس قسم کی باتیں مسلمانوں کو کانگرس سے بہت دور لے جانے والی ہیں۔ اس لئے ایک کانگرسی حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس قسم کے غلط اندیش لوگوں کی اس غلط فہمی کو جلد از جلد دور کرے اور بتائے کہ کانگرسی حکومت کسی قوم کو دوسری قوم سے بے انصافی نہیں کرنے دیگی۔

اس موقعہ پر حکومتِ یو۔پی کے اربابِ اختیار سے ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ کچھ عرصہ سے پنجاب کے ایک فتنہ پرداز گروہ کے لیڈروں نے عنانِ توجہ یو۔پی کی طرف پھیر رکھی ہے۔ اور لکھنؤ میں شیعہ سُنّی کا جھگڑا انہوں نے ہی کھڑا کیا ہوا ہے۔ اس لئے ان کی فتنہ انگیزیوں کا انسداد ضروری ہے۔ لکھنؤ کے شیعہ سُنّی تنازعہ کی آگ خصوصاً انہی لوگوں نے بھڑکا رکھی ہے وہ اپنے آپ کو احرار کہتے ہیں۔ اور کانگرس کی حمایت کا بھی دم بھرتے ہیں۔ لیکن فتنہ انگیزی ان کی سرشت میں داخل ہے۔ یو۔پی کی کانگرسی حکومت نے ان کو ڈھیل دے رکھی ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کے لئے تشویشناک ہے۔

ننگے سادھوؤں کے جلوس اور ہندو

ہندوؤں کی بہت سی ایسی رسوم کا جو اگرچہ مذہب کا جزو سمجھی جاتی تھیں۔ لیکن مذہب۔ اور انسانیت کے لئے نہایت ہی ننگ و عار کا باعث تھیں۔ قوانین حکومت کے ذریعہ خاتمہ ہو گیا ہے۔ تاہم بعض ابھی تک باقی ہیں۔ اور انہی میں سے ایک مادر زاد برہنہ سادھو ہیں۔ جنہیں بڑا مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اور مردوں سے زیادہ ہندو عورتیں ان کے آگے اظہارِ عقیدت کرتی ہیں۔ حتّےٰ کہ ان کے پاؤں کی خاک اپنے لئے متبرک سمجھتی ہیں۔ کھنبھ کے میلہ پر ایسے سادھوؤں کا خاص طور اجتماع ہوتا ہے۔ اور ان کا بہت بڑا جلوس نکلا کرتا ہے۔ اب کے پھر یہ اجتماع ہو رہا ہے۔ اس لئے بعض ہندوؤں کی طرف سے جن میں آریہ سماجی پیش پیش ہیں۔ یہ آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ کہ حکومت اس جلوس کو روک دے۔ اور وجہ یہ پیش کی جا رہی ہے۔ کہ "غیر ممالک کے نمائندے ان جلوسوں کے فوٹو لے کر جب اپنے ممالک کو بھیجتے ہیں۔ تو وہاں کے لوگ بجا طور پر ہندوستانیوں کو نیم وحشی اور بد اخلاق کہنے لگ جاتے ہیں۔" (آریہ مسافر لاہور)

لیکن جب بالفاظ "آریہ مسافر" ننگے رہنا بھی دھرم میں شامل سمجھ لیا گیا ہے۔ تو پھر اس قسم کی شرمناک باتوں کا تدارک اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے دھرم کی بجائے وہ مذہب اختیار کر لیا جائے۔ جس میں نہ صرف ستر پوشی کی بے حد تاکید کی گئی ہے۔ بلکہ جس کی ہر ایک بات انسانیت کے لئے باعثِ شرف ہے۔ اور وہ اسلام ہے۔ اسلام میں قطعاً کوئی ایسا حکم نہیں ہے۔ جسے انسانی فطرت ناقابل برداشت سمجھتی ہو۔ لیکن دیگر مذاہب میں ایسی بہت سی باتیں پائی جاتی ہیں۔

ہماری پھوپھی جان مرحومہ

اور

نکاح والی پیشگوئی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

احباب کو "الفضل" کے ذریعہ یہ خبر مل چکی ہے۔ کہ ہماری پھوپھی عمر بی بی صاحبہ جو محمدی بیگم صاحبہ کی والدہ تھیں۔ ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو زائد از نوّے سال کی عمر میں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہو چکی ہیں مرحومہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی چچا مرزا غلام محی الدین صاحب کی لڑکی تھیں مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے عقد میں آئی تھیں۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ۱۸۹۲ء میں مرزا احمد بیگ کی وفات ہوئی۔ تو اس وقت سے وہ بیوہ چلی آتی تھیں۔ اور انہوں نے اپنی آخری عمر قادیان میں گذاری تھی۔ خاوند کی زندگی میں تو وہ سلسلہ کی مخالف تھیں۔ اور اس کے بعد بھی کئی سال تک عملاً مخالف رہیں لیکن اپنی زندگی کے آخری ایام میں یعنی غالباً ۱۹۲۱ء میں انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔ اور اس کے بعد ۱۹۳۱ء میں جب کہ ہماری تائی صاحبہ مرحومہ فوت ہوئیں (ہماری تائی صاحبہ اور پھوپھی صاحبہ حقیقی بہنیں تھیں) تو پھوپھی صاحبہ مرحومہ نے بڑی خواہش اور اصرار کے ساتھ وصیت کر دی۔ جو ان کے کہنے پر میں نے خود اپنے ہاتھ سے لکھی تھی۔ اور الحمد للہ کہ پھوپھی صاحبہ اب مقبرہ بہشتی میں پہنچ چکی ہیں۔ جو ایک احمدی مومن اور مومنہ کے لئے بہترین انجام ہے۔

مرحومہ کو میرے ساتھ خاص تعلق تھا۔ اگر مجھے ان کے پاس جانے میں کبھی زیادہ دیر ہو جاتی تو وہ خود کسی کو کہہ کر مجھے بلوا لیا کرتی تھیں۔ اور میرے ساتھ ہمیشہ بزرگانہ بے تکلفی سے گفتگو فرمایا کرتی تھیں۔ میں بھی انہیں علاوہ رشتہ میں بزرگ ہونے کے اس وجہ سے بھی خاص عزت اور محبت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ کہ وہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام والی نسل کی آخری یادگار تھے۔ بلکہ آپ کی ایک مشہور پیشگوئی کے رحمت والے حصہ کی نشانی بھی تھیں۔ دراصل محمدی بیگم صاحبہ والی پیشگوئی کے دو حصے تھے۔ ایک تو غضب الٰہی کا حصہ تھا۔ اور دوسرا خدا کی رحمت کا حصہ تھا۔ اور مجھے ہمیشہ اس خیال سے خوشی ہوتی تھی۔ اور ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آخری وقت میں آ کر ہماری پھوپھی صاحبہ کو رحمت والے حصہ کے لئے الگ کر لیا تھا۔ ورنہ پیشگوئی کے وقت ان کا قدم دوسرے رستہ پر تھا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

اگر ہمارے مخالفین انصاف کی نظر سے دیکھیں۔ تو پھوپھی صاحبہ کا احمدی ہونا بھی پیشگوئی کی صداقت کی ایک دلیل ہے درحقیقت اگر غور سے دیکھا جائے اور اس تعلق میں جملہ الہامات اور دوسرے حالات کو بنظر غور مطالعہ کیا جائے۔ تو یہ بات صاف طور پر ثابت ہوتی ہے۔ کہ اس پیشگوئی کا مرکزی نقطہ محمدی بیگم صاحبہ کی شادی نہیں تھی۔ بلکہ خاندان کے بے دین اعزہ کو ایک رحمت یا غضب کا نشان دکھانا اصل مقصد تھا۔ یعنی ان کے سامنے خدا تعالےٰ نے یہ بات پیش کی تھی۔ کہ اگر بے دینی کو ترک کر کے میرے بھیجے ہوئے مسیح کے ساتھ حقیقی تعلق جوڑو گے تو خدا تعالےٰ تمہیں بھی علیٰ قدر مراتب ان رحمتوں میں سے حصہ دیگا۔ جو اس نے اپنے مسیح کی آل و اولاد اور متعلقین کے لئے مقدر کر رکھی ہیں لیکن اگر تم بدستور بے دینی پر قائم رہے۔ اور خدا کے مامور و مرسل کے ساتھ حقیقی رشتہ نہ جوڑا تو پھر تم بالآخر خدا کے غضب کا نشانہ ہو گے محمدی بیگم صاحبہ کی شادی اس وقت کے حالات کے ماتحت اس تعلق کی صرف ایک ظاہری نشانی تھی جس طرح کہ حضرت صالح علیہ السلام کے زمانہ میں خدا تعالےٰ نے ایک طرف اپنے فضل و رحمت اور دوسری طرف اپنے غضب و لعنت کے دوہرے نشان کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ایک ظاہری نشانی قرار دیدیا تھا۔ (سورۃ ھود رکوع ۶) مگر نادان لوگ ظاہری بات کو لیکر جو محض ایک وقتی رنگ رکھتی ہے۔ اپنی ضد پر اڑ جاتے ہیں۔ اور بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے۔

بہر حال جہاں تک میں نے اس پیشگوئی کے متعلق غور کیا ہے۔ میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اس پیشگوئی میں محمدی بیگم صاحبہ کی شادی اصل مقصود نہیں تھی بلکہ پیشگوئی کی حقیقی غرض و غایت یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رشتہ داروں کو ایک ایسا نشان دکھایا جائے جو اپنے اندر دو پہلو رکھتا ہو۔ ایک پہلو رحمت کا۔ جو آپ کو ماننے والوں اور آپ کے ساتھ تعلق جوڑنے والوں کیلئے خاص ہو۔ اور دوسرا پہلو غضب کا۔ جو انکار کرنے والوں اور الگ رہنے والوں کیلئے مخصوص ہو۔ سو خدا تعالےٰ نے اپنا یہ دو دھاری نشان دکھایا اور دکھا رہا ہے اور اسوقت تک دکھاتا جائیگا جبتک کہ یہ میدان اپنے اور غیروں کے درمیان امتیاز پیدا کر دینے کے رنگ میں صاف نہ ہو جائے چنانچہ اس وقت تک اس خاندان میں سے ایک بہت بڑی تعداد خدا تعالیٰ کی مخفی تاروں کے ذریعہ کھنچی جا کر خدا تعالےٰ کی رحمت سے علیٰ قدر مراتب حصہ پا چکی ہے۔ اور کچھ لوگ جو انکار پر فوت ہوئے ہیں۔ وہ پیشگوئی کے دوسرے پہلو کے مظہر ہیں۔ اور ان کے انجام کی تلخی دنیا کے سامنے ہے جس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ باقی ایک تیسرا گروہ ہے۔ جو ابھی تک ہم سے جدا ہے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ ہنوز بقید حیات ہیں۔ اس لئے ہم ان کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں۔ اور ہماری خواہش ہے۔ اور ہم اسی کوشش میں ہیں۔ کہ وہ بھی خدا تعالےٰ کی رحمت کے وارث بن جائیں ولعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً

اس خاندان کے جن افراد کو اسوقت تک پیشگوئی کے بعد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق مل چکی ہے۔ ان کے اسماء یہ ہیں۔

(۱) ہماری پھوپھی عمر بی بی صاحبہ والدہ محمدی بیگم صاحبہ (۲) ہماری تائی حرمت بی بی صاحبہ خالہ محمدی بیگم صاحبہ (۳) محمودہ بیگم صاحبہ مرحومہ ہمشیرہ محمدی بیگم صاحبہ (۴) عنایت بیگم صاحبہ ہمشیرہ محمدی بیگم صاحبہ (۵) مرزا گل محمد صاحب ماموں زاد برادر محمدی بیگم صاحبہ (۶) خورشید بیگم صاحبہ ماموں زاد ہمشیرہ محمدی بیگم صاحبہ (۷) مرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم بہنوئی محمدی بیگم صاحبہ (۸) مرزا اسحاق بیگ صاحب فرزند محمدی بیگم صاحبہ (۹) حفیظہ بیگم صاحبہ دختر محمدی بیگم صاحبہ (۱۰) مرزا عبد السلام بیگ صاحب دختر زادہ محمدی بیگم صاحبہ (۱۱) مرزا محمود بیگ صاحب برادر زادہ محمدی بیگم صاحبہ (۱۲) مرزا اجمل بیگ صاحب ہمشیرزادہ محمدی بیگم صاحبہ (۱۳) مرزا امجد بیگ صاحب ہمشیرہ زادہ محمدی بیگم صاحبہ (۱۴) مرزا حسن بیگ صاحب خالہ زادہ محمدی بیگم صاحبہ (۱۵) مرزا ضیاء اللہ بیگ صاحب داماد محمدی بیگم صاحبہ۔ یہ پندرہ نام میں نے صرف ان اشخاص کے لکھے ہیں۔ جو محمدی بیگم صاحبہ کے قریب ترین رشتہ داروں میں سے ہیں۔ اگر ان کے علاوہ دوسرے عزیز بھی جو اس خاندان سے دور و نزدیک کا تعلق رکھتے ہیں۔ شامل کر لئے جائیں تو پھر یہ تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور نابالغ بچے اور لواحقین ان کے علاوہ ہیں

اب کیا ہمارے مخالفین کے لئے یہ سب لوگ اور ان کے مقابل پر غضب کے پہلو سے حصہ پانے والے لوگ اس بات کی زندہ شہادت نہیں ہیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے اس میدان میں حقیقی فتح عطا فرمائی ہے - اور پیشگوئی کی غرض رحمت و غضب ہر دو پہلوؤں میں پوری ہو گئی ہے ::

باقی رہا - محمدی بیگم صاحبہ کی شادی کا سوال - سو ہم کہتے ہیں - کہ اول تو وہ خود بالذات مقصود نہیں تھی - بلکہ محض ایک ظاہری اور وقتی علامت کے طور پر تھی - اور اگر وہ مقصود تھی بھی - تو قرآنی اصول ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا (سورہ بقرہ رکوع ۱۲) کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنی زندگی میں یہ فرما دیا تھا - کہ وہ منسوخ ہو گئی ہے (دیکھو تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۳) اور اسی حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی اشارہ فرما دیا تھا - کہ شاید یہ الہام کسی دوسرے وقت میں کسی دوسری صورت میں پورا ہو - اور میں اپنے ذوق کے لحاظ سے سمجھتا ہوں - کہ کیا تعجب ہے کہ خدا تعالےٰ کبھی خود محمدی بیگم صاحبہ کو بھی حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا کر دے - اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام اپنی ظاہری صورت میں بھی پورا ہو جائے کہ ترددھا الیک یعنی ہم اسے بالآخر تیری طرف لوٹا دیں گے - کیونکہ ظاہر ہے - کہ محض رشتہ کی صورت میں لوٹانے سے احمدیت کے حلقہ بگوشوں میں داخل کر کے لوٹانا اپنے اندر بہت زیادہ شان رکھتا ہے - اور یہ جوڑ شادی بیاہ کے جوڑ سے بھی بہت زیادہ پختہ جوڑ ہے - مگر یہ آئندہ کی باتیں ہیں - جن کی حقیقت اپنے وقت پر ہی کھلا کرتی ہے - و لا علم لنا الا ما علمنا اللہ و نرضی بما یرضی بہ علیہ توکلنا والیہ ننیب ::

لنڈن کی ایک علمی مجلس میں احمدی مبلغ کی تقریر

اخبار "واٹڈز ورتھ برو نیوز" لنڈن (۲۵ فروری) لکھتا ہے :-

گزشتہ جمعہ ٹیٹنی لٹریری اینڈ ڈیبیٹنگ سوسائٹی میں مسٹر ڈبلیو بونٹھ کے زیر اہتمام "عوام کا اول نمبر کا دشمن" کے موضوع پر بحث ہوئی جس میں سات مقررین نے حصہ لیا - ہر ایک مقرر نے اپنے نقطۂ نگاہ کو پیش کرتے ہوئے اس امر پر بحث کی - کہ اس کے نزدیک عوام کا سب سے بڑا دشمن کون ہے - بعض مختلف مقررین نے مختلف چیزوں مثلاً شراب - سنسنی پھیلانے والے اخبارات - موٹریں چلانے والوں - ٹیلیفون - ٹیلیگرام اور خام خیالی وغیرہ کو عوام کا سب سے بڑا دشمن قرار دیا - مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اپنے لیکچر میں "جنگ" کو دشمن عوام نمبر اول قرار دیا - انہوں نے جنگ کی ہولناکیاں بیان کرتے ہوئے گیس ٹینک - ہوائی بمباری - بھوک - افلاس - پلیگ - اور ظلم وغیرہ امور کا ذکر کیا - اور کہا - کہ عوام کے حقیقی دشمن جنگ کے وہ اسباب مثلاً نسلی و جماعتی منافرت - تکبر حسد - لالچ اور طمع ہیں - جنہیں دور کرنے سے جنگ کا خاتمہ ہو سکتا ہے ::

تقریر جاری رکھتے ہوئے مولوی صاحب نے کہا - اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا - کہ کسی قوم کا ایک فرد اپنے آپ کو دوسری قوم کے فرد سے بہتر سمجھے - اسی طرح سرمایہ داری اور مزدوروں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اسلام نے متمول لوگوں پر یہ فرض قرار دیا ہے - کہ اپنی دولت کا ایک حصہ غرباء کی امداد کے لئے صرف کریں -

آخر میں مختلف مقررین کو موقعہ دیا گیا - کہ وہ اپنے اپنے موضوع کے متعلق ان سوالات کا جواب دیں - جو حاضرین کی طرف سے کئے گئے تھے -

اس کے بعد حاضرین سے رائیں لی گئیں جس کے نتیجہ میں جنگ کو دشمن عوام نمبر اول قرار دیا گیا ::

جلسہ کے صدر مسٹر اینڈریو مکنن - جے - پی تھے - انہوں نے مولوی جلال الدین صاحب شمس کو تمام مقررین میں سے اول رہنے پر مبارکباد دی - اور ان کا شکریہ ادا کیا - نیز ان کے مضمون کی تعریف کی - اور کہا کہ آپ نے اپنے مضمون میں بہت مفید باتیں بیان کی ہیں ::

پریم ترنگ یا ترانۂ الفت

اس نام کی ایک کتاب لالہ کانشی رام صاحب چاولہ سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ہوشیار پور نے شائع کی ہے - جس میں مصنف نے بڑی محنت اور کاوش سے مختلف مذاہب کی اخلاقی تعلیم نہایت اچھی ترتیب سے جمع کر دی ہے - اور اس موضوع پر غالباً یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے - اگرچہ یہ باتیں ہمارے نزدیک زیادہ وضاحت اور اصلاح کی محتاج ہیں - تاہم ہندوستان کی موجودہ فرقہ وارانہ کشمکش کے زمانے میں اس کتاب کا مطالعہ ازحد مفید ہوگا - یہ کتاب باہمی محبت - یگانگت اور رواداری کا سبق سکھاتی ہے - اردو اور فارسی کے موزون اشعار اور رہنمایان عالم کے قیمتی اقوال نے کتاب کی دلچسپی کو بہت بڑھا دیا ہے - ہم مصنف کو اس تصنیف کے لئے مبارکباد دیتے ہیں - اور امید رکھتے ہیں کہ اہلِ وطن مصنف کی محنت - اور اس کے نیک جذبات کی پوری پوری قدر کریں گے - اس کتاب کا مطالعہ ہر محب وطن - اور خیر خواہ بنی نوع کو کرنا چاہیئے - لکھائی - چھپائی عمدہ حجم ۳۱۲ صفحات اور قیمت ایک روپیہ ہے - مصنف صاحب موصوف سے مل سکتی ہے ::

مکان بنانے والے احباب کو ضروری مشورہ

بموجب ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ محلہ احمدی برادران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ چونکہ قصبہ کی بہبودی کے لئے ضروری ہے - کہ جو زمین زیر آبادی آئے - اس میں عمارت بننے سے پہلے بلکہ اس غرض کے لئے زمین کا لین دین ہونے سے بھی پہلے مناسب زمین سڑکوں اور راستوں کے لئے چھوڑی جائے - مگر بعض دوست بطورِ خود ان زمینوں پر جو انہوں نے خریدی ہوئی ہیں - مکانات بنا لیتے ہیں یا ایسی زمین بغرضِ تعمیر کلاً یا جزوًا فروخت کر دیتے ہیں اور ایسا کرنے میں راستوں کے لئے کافی زمین نہیں چھوڑتے - اس لئے محلہ احمدی احباب کے لئے ضروری ہے - کہ آئندہ جب مکان بنانے یا مکان بنانے کے لئے زمین خریدنے کا ارادہ کریں - پہلے نقشہ نظارت امورِ عامہ میں پیش کر کے مشورہ اور منظوری حاصل کر لیں - تاکہ بعد میں تکلیف نہ ہو - خریدار دوست بالخصوص احتیاط کریں - جو دوست بغیر اس احتیاط کے زمین خریدیں گے - ان کے لئے بعد میں راستے چھوڑنا ضروری ہوگا ::

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

ورثہ کے متعلق شریعتِ اسلامی کے ضروری احکام

از مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل

(۲)

وارث کے حق میں وصیّت

چونکہ ورثا یعنی اصحاب الفرائض کے حصص خدا تعالیٰ نے خود مقرر فرما دئیے ہیں اس واسطے اگر میت بھی ان کے لئے یا ان میں سے کسی کے لئے کوئی وصیت ان حصص کے علاوہ کر جائے۔ تو یہ درست نہ ہوگا۔ کیونکہ اس طرح بعض کو بلا ترجیح دوسرا حصہ مل جائے گا۔ جو ایک غیر مناسب تقسیم ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی تقسیم کو ظلم کی تقسیم قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لا وصیۃ لوارث ہاں یہ وصیت کر جانا کہ میری جائداد میرے ورثا میں بموجب شریعت تقسیم ہو ممنوع نہیں بلکہ موجودہ قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک حد تک ایسا کرنا ضروری ہے۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کا کوئی جھگڑا پیدا نہ ہو:

نوٹ:۔ کسی دوست کو مقبرہ بہشتی کی وصیت کے متعلق یہ خیال نہ ہو۔ کہ وہ بھی عام وصایا کی طرح ہے۔ بلکہ وہ وصیت ایک قسم کے قرضہ کے حکم میں ہے کیونکہ اس میں معاوضہ کا پہلو مدنظر ہوتا ہے۔

اصحاب الفرائض

تجہیز و تکفین اور قرضہ ادا کرنے اور بقیہ مال کے ⅓ سے وصیت ادا کرنے کے بعد جو مال بچے اول وہ مال اصحاب الفرائض کے درمیان تقسیم کیا جائے۔ ان کے ان حصص کے موافق جن کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ یا جن کا سنت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پتہ چلتا ہے۔ یا جن کو اجماع امت نے بیان کیا ہے۔ اصحاب الفرائض ان اشخاص کا نام ہے۔ جن کے حصص مقرر ہوتے ہیں ؛

(۲) اگر کسی میت کے اصحاب الفرائض یعنی ورثا میں سے کوئی نہ ہو۔ تو پھر مال عصبوں کو دیا جائے گا۔ اور عصبہ ہر ایسے شخص کو کہتے ہیں جو تمام وہ مال جس کو اصحاب الفرائض باقی چھوڑیں لے بلکہ اکیلا ہونے کی حالت میں سارا مال وہی لے لیتا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحقوا الفرائض باھلھا فما ابقتہ الفرائض فلاولی رجل ذکر یعنی ورثا کو ان کا حصہ دو۔ اور جو حصص بچ جائیں وہ میت کے کسی قریبی رشتہ دار نر کو دیئے جائیں اور اگر اصحاب الفرائض میں سے کوئی فرد بھی نہ ہو۔ تو پھر میت کے عصبات نسبیہ سارا مال لے جائیں گے۔ خواہ وہ عصبہ ایک ہو یا کئی ہوں۔

نوٹ۔ اصحاب الفرائض (یعنی ورثا) دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک نسبی دوسرے سببی اور عصبات بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نسبی دوسرے سببی۔ نسبی تو وہ ہوتے ہیں کہ میت اور اس وارث یا عصبہ کے درمیان خونی تعلق ہو جیسے ورثا میں سے بیٹی۔ پوتی بہن۔ ماں۔ باپ رہ بھائی وغیرہ ہیں اور عصبات میں سے بیٹا۔ بھائی۔ باپ چچا۔ وغیرہ ہیں اور اصحاب الفرائض سببیہ جیسے زوج۔ زوجہ۔ اور عصبہ سببی وہ آقا جو غلام کو آزاد کرنے والا ہو۔

(۳) اگر کسی میت کے عصبات نسبیہ میں سے بھی کوئی نہ ہو۔ تو پھر دیکھا جائے گا۔ کہ اس کا کوئی عصبہ سببی ہے تو اس کو دے دیا جائے۔ اور عصبہ سببی غلام کو آزاد کرنے والے آقا کو کہتے ہیں۔ گویا عصبہ سببی والی صورت اس وقت ہوگی۔ جبکہ آزاد شدہ غلام مر جائے۔ اور اس کے اصحاب الفرائض میں سے بھی کوئی نہ ہو۔ اور عصبہ نسبی میں سے بھی کوئی نہ ہو۔ تب اس کے عصبہ سببی یعنے اس کے آزاد کرنے والے کو دیا جائے گا۔ حدیث میں آتا ہے۔ عن سلمی بنت حمزۃ ان مولاھا مات وترک ابنتہ فورث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ النصف وورث یعلی النصف وکان ابن سلمیٰ۔

دوسری حدیث میں آتا ہے۔ عن جابر ابن زید عن ابن عباس ان مولی لحمزہ توفی وترک ابنتہ وابنۃ حمزۃ فاعطی النبی صلعم ابنتہ النصف وابنۃ حمزہ النصف وفی روایۃ انہ کان لبنت حمزۃ

تیسری حدیث میں آتا ہے عن عبداللہ ابن شداد عن بنت حمزۃ وھی اخت ابن شداد من امہ قالت مات مولای وترک ابنتہ فقسم رسول اللہ صلعم مالہ بینی وبین ابنتہ فجعل لی النصف ولھا النصف۔

ان تمام حدیثوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر آزاد شدہ غلام مر جائے۔ تو اول اسکے ورثا میں اس کی جائداد تقسیم کی جائے۔ اگر ورثا کو حصہ دے کر کچھ بچ جائے۔ تو وہ سارا بچا ہوا مال پھر آزاد کرنے والے آقا کو دیا جائے۔ اگر آقا خود موجود ہو۔ ورنہ اس آقا کے عصبات کو دیا جائے۔ جیسا کہ پہلی حدیث میں سلمیٰ بنت حمزہ نے غلام آزاد کیا۔ اور وہ مر گیا اور صرف ایک لڑکی چھوڑ گیا۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مرنے والے کی لڑکی کو نصف دلایا۔ باقی نصف سلمیٰ بنت حمزہ کو ملنا تھا لیکن وہ چونکہ موجود نہ تھی۔ اس لئے آپ نے اس کے بیٹے یعلیٰ رض کو وہ بقیہ نصف دلایا۔ لیکن دوسری حدیث میں ہے۔ کہ حمزہ کی بیٹی نے غلام آزاد کیا۔ اور وہ مر گیا اور ایک لڑکی چھوڑ گیا۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نصف مرنے والے کی لڑکی کو اور نصف بنت حمزہ کو دلایا۔ اور جسطرح آقا کی عدم موجودگی میں اس آقا کے عصبات کو بقیہ مال مل جاتا ہے۔ اسی طرح اگر آقا کے عصبات نہ ہوں۔ تو پھر ان عصبات کے عصبات کو دیا جائیگا۔

(۴) اگر ایسی صورت ہو کہ اصحاب الفرائض کو جب ان کا حصہ دیدیا گیا ہو۔ تو باقی مال کا لینے والا نہ عصبہ نسبی ہو اور نہ عصبہ سببی تو پھر وہ مال دوبارہ سہ بارہ انہی اصحاب الفرائض نسبیہ کو دے دیا جائے۔ ان کے حصص کے مطابق اور اصحاب الفرائض سببیہ یعنی زوجین کو دوبارہ نہیں ملتا۔ کیونکہ احد الزوجین کے مر جانے کے بعد ان کی آپس کی قرابت باقی نہیں رہتی۔ بخلاف دوسرے اصحاب فرائض کے کہ ان کی قرابت اپنا حصہ لینے کے بعد بھی قائم رہتی ہے

صحابہؓ کا تعامل

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام کا جو تعامل تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ نسبی رشتہ داروں کو سارے مال کا مستحق بنایا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں آتا ہے۔ کہ نبی کریم سعد بن ابی وقاص کے پاس اس کی بیماری میں عیادت کے لئے گئے تو سعدؓ نے عرض کیا اما انہ لا یرثنی الا ابنۃٌ لی فاوصی بجمیع مالی قال لا الخ یعنی یا رسول اللہ میری وارث صرف میری لڑکی ہے۔ پس کیا میں تمام مال وصیت کردوں آپ نے فرمایا نہیں۔ اس وقت سعد جانتے تھے کہ میری بیٹی ہی سارے مال کی مالک بنے گی۔ جس کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی تردید نہیں کی۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سعدؓ کو اپنے مال کے ⅓ کی زیادہ سے زیادہ وصیت کرنے کی اجازت دی۔ باقی ⅔ رہ جاتا ہے۔ اور وارث صرف ایک لڑکی ہے۔ جس کو کل کا نصف بموجب آیت مواریث مل سکتا تھا۔ تو اگر باقی جو ⅙ رہ جاتا ہے۔ لڑکی کو نہ ملنا تھا۔ تو آپ سعدؓ کو نصف مال تک کی وصیت کی اجازت دیتے۔ نہ کہ زیادہ سے زیادہ ⅓ کی:

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ملاعنہ عورت کو اپنے لڑکے کے سارے مال کا وارث بنایا۔ ایک دوسری حدیث میں واثلۃ بن الاسقعؓ

فرماتے ہیں۔ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال تحرز المراۃ میراث لقیطھا وعتیقھا والابن الذی لوعنت بہ یعنی عورت لقیط کا یعنی اس بچہ کا جو اس کو کہیں سے پڑا ہوا مل گیا ہو اور عتیق کا (یعنی اس کا جس کو اس نے آزاد کیا ہو) اور اس بیٹے کا جس کی وجہ سے اس نے اپنے خاوند کے ساتھ لعان کیا ہے سارا مال بطور وراثت لے سکتی ہے۔

۵۔ اگر ایسی صورت ہو۔ کہ کسی میت کا کوئی صاحب فرض نسبی یا کوئی عصبہ نسبی یا سببی نہیں تو پھر اس کا مال اس کے دور کے رشتہ داروں کو دیا جائے گا۔ جن کو ذوالارحام کہتے ہیں۔ چنانچہ آگے چل کر میں اس کے متعلق بتاؤں گا۔ کہ وہ کون کون سے رشتہ دار ہیں۔ جو ذوالارحام کے ماتحت ہیں۔

ذوالارحام کی توریث

ذوالارحام کی توریث کے متعلق قرآن کریم سے بھی اور حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اولوالارحام بعضھم اولیٰ من بعض الآیۃ دوسری آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون الآیۃ

پہلی آیت میں اولوالارحام کا لفظ شامل ہے تمام رشتہ داروں پر خواہ وہ وارث ہوں یا غیر وارث صرف اتنا فرق ہے کہ بعض رشتہ داروں کے حصص قرآن کریم نے بیان کر دئے ہیں اور بعض کے بیان نہیں کئے۔ اگر وہ رشتہ دار جن کے حصص مقرر ہیں موجود ہوں تو پھر ان کو ورثہ نہیں ملیگا۔ جن کے حصص مقرر نہیں۔ ہاں ان کی عدم موجودگی میں انکو ملیگا۔ اسی طرح دوسری آیت بھی اسکی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کیونکہ لفظ رجال اور نساء اقربون پر مشتمل ہے اصحاب الفرائض و ذوالارحام دونوں پر۔ سو جب اصحاب الفرائض نہ ہوں تو پھر ذوالارحام کو ملنا چاہیئے۔ چنانچہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تعامل صحابہ سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والخال وارث من لاوارث لہ یعقل عنہ ویرثہ اور دوسری حدیث میں آیا ہے۔ کہ ان مولی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خر من عذق نخلۃ فمات فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل لہ من نسیب اور رحم قالوا لا قال اعطوا میراثہ بعض اھل قریتہ وفی روایۃ قال مات رجل من خزاعۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمیراثہ فقال التمسوا لہ وارثہ او ذا رحم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام تنہ کھجور سے گر پڑا۔ اور مر گیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس کا کوئی وارث یا رشتہ دار ہے۔ لوگوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ جس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا ورثہ کسی گاؤں والے کو دیدو۔

دوسری روایت میں ہے کہ ایک خزاعی آدمی مر گیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ترکہ لایا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا کوئی وارث یا رشتہ دار تلاش کرو۔

ان سب حدیثوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جائیداد کو اصحاب الفرائض میں اولاً اور ذوالارحام میں ثانیاً تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ ان حدیثوں میں دو لفظ رکھے ہیں۔ ایک وارث یا نسیب کا لفظ اور دوسرا ذا رحم کا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ وارث و ذوالارحام علیحدہ علیحدہ ہیں۔

اور ایک جگہ یہ فرما کر کہ ماموں کو وارث بناؤ۔ اس بھانجے یا بھانجی کا جس کا اور کوئی وارث نہ ہو ذوالارحام کے وارث بننے کی تصدیق کی ہے۔

نوٹ:۔ شریعت وراثت کے متعلق سب سے اول رشتہ کو ملحوظ رکھتی ہے۔ اس کے بعد بقیہ تعلقات کو حتیٰ کہ اگر کسی آدمی کا کوئی تعلق دار یا دوست وغیرہ بھی نہ ہو۔ تو اس صورت میں اس کے آزاد شدہ غلام کو ہی ترکہ دیدیا جائے گا۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے ان رجلاً مات علیٰ عھد رسول اللہ صلی اللہ ولم یترک وارثاً الا عبدا ھو اعتقہ فاعطاہ میراثہ۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی مر گیا۔ اور اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ سوائے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کیا ہوا تھا۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ترکہ اس غلام کو دلا دیا جو لوگ اسلام پر غلامی کے متعلق اعتراض کرتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہیئے کہ اگر اسلام نے بعض ضروریات جنگی و سیاسی کے ماتحت غلامی کو جائز قرار دیا ہے۔ تو ساتھ ہی ان غلاموں کے حقوق کی بھی کمال درجہ حفاظت کی ہے۔

۶۔ اگر کسی آدمی کے دور کے رشتہ دار بھی نہ ہوں تو پھر اس کے بعد اس کے اس دوست کو جس کے ساتھ اس نے برادری قائم کر لی ہے۔ جس کو پنجابی میں پگ بھائی کہتے ہیں۔ اس کا ترکہ دیدیا جائیگا۔ ایسے دوست کو عربی میں مولی الموالاۃ کہتے ہیں۔ اس کے متعلق بھی حدیث میں ذکر آتا ہے۔ کہ اس کو وارث بنایا جائے اس وقت کے لحاظ سے یہ دستور تھا۔ کہ بعض اجنبی جو مجہول النسب ہوتے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دوستی و مواخات کا رابطہ قائم کر لیتے تھے۔ اور شرط آپس میں یہ ہوتی تھی۔ کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو کسی قصور کی وجہ سے چٹی وغیرہ ادا کرنی پڑے تو اس کا دوست اس کی جگہ ادا کر کے اس کو چھڑائے گا۔ اور اسی طرح ان میں سے جو پہلے مر جاوے دوسرا دوست جبکہ اس کے اور کوئی جائز وارث نہ ہوں اس کا وارث ہو گا۔ اور ایسی دوستی بعد میں منسوخ بھی ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے کے متعلق کوئی چٹی وغیرہ نہ ادا کی ہو اور اگر کسی ایک نے دوسرے کا بدلہ کوئی رقم کسی قصور کے عوض ادا کیا ہے۔ تو پھر وہ مواخات و ولایۃ فسخ نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وارث من لا وارث لہ اعقل عنہ وارثہ الخ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں وارث ہوں اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔ میں اس کی طرف سے چٹی بھر دوں گا اور وارث بھی ہوں گا۔

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخیٰ بین اصحابہ وکانوا یتوارثون بذالک حتی نزلت واولوالارحام بعضھم اولیٰ ببعض الآیۃ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے برادری قائم کر دی تھی۔ اپنے صحابہ کرام کے درمیان اور اس برادری کی وجہ سے وہ وارث بھی ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض ولایت کی وجہ سے وارث ہوتے رہے ہیں بلکہ نزول آیت واولوالارحام بعضھم اولیٰ ببعض سے قبل ایسے دوست ایک دوسرے کے جائز ورثاء کے ہوتے ہوئے بھی وارث بن جاتے تھے۔ لیکن بعد اس آیت کے نزول کے مولی الموالاۃ کے حق کو ورثاء کے بعد رکھا گیا۔ اس طور پر کہ اگر اصحاب الفرائض نسبیہ یا ذوالارحام میں سے کوئی نہ ہو تب مولی الموالاۃ کو ترکہ دیا جائے۔

۷۔ اگر کسی کا ایسا مولی الموالاۃ بھی نہ ہو۔ تو پھر ایسے مجہول النسب آدمی کو مل سکتا ہے جس کے حق میں رشتہ داری کا اقرار کیا ہو۔ لیکن وہ رشتہ داری ایسی ہو کہ غیر کی تصدیق سے ثابت ہو۔ مثلاً کوئی یہ کہے کہ یہ میرا بھائی ہے یا میرا چچا ہے حالانکہ بھائی و چچا کا ثبوت تب ہی ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس اقرار کرنے والے کا باپ یا دادا اس کی تصدیق کریں۔ کہ فلاں مقرلہ میرا نطفہ ہے۔ سو ایسے مقرلہ کی رشتہ داری اس اقرار کرنے والے کے قول سے ثابت تو نہ ہوگی۔ اور وہ اس کا حقیقی چچا یا بھائی تو نہیں گردانا جائیگا۔ لیکن وہ اقرار کرنے والے کے مال کا وارث ہو جائیگا۔ بشرطیکہ اس اقرار کرنے والا کا کوئی رشتہ دار یا مولی الموالاۃ نہ ہو۔ تو پھر ایسے مقرلہ کو ترکہ دے دیا جاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایسا اقرار کرنے والا تا حیات اسی اقرار پر قائم بھی رہا ہو۔ یہ نہ ہو کہ کوئی ایسا زمانہ درمیان میں آیا ہو۔ کہ اقرار کرنیوالا اپنے اس نسبی اقرار سے پھر گیا ہو۔

مخالفینِ سلسلہ کی عبرتناک ناکامیاں

اور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی حقانیت

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

بجا شکوہ ہے ہمکو چشم بدبیں کی بصارت پر
کہ ہر خوبی کو وہ محمول کرتی ہے قباحت پر

نگاہِ بغض میں محمودؔ بھی مذموم ہو جائے
ہر اک نیکی بھی بن جائے بدی بغض و عداوت پر

وہ دل جسکو بڑا تھا ناز اپنی استقامت پر
وہ لغزش سے نہ قائم رہ سکا آہ پہلی حالت پر

بڑی حیرت ہے مخلص کا منافق بنکے رہ جانا
نگہ اب روشنی سے ہے شب یلدا کی ظلمت پر

نظر آنے لگا محمود آہ مذموم کی صورت
ہوئے دشمن جو مرتے تھے کبھی اس کی محبت پر

وفا کے ادعا کا دور بھی بس اک تخیل تھا
نہ مبنی تھا کسی کا گویا دعوےٰ یہ حقیقت پر

بڑی مدت کی الفت اور محبت کا عجب موتی
اسے اک دم میں کھو دیتا ہے حسرت قلب الفت پر

بڑا ہی قیمتی موتی ہے یہ جوہر محبت کا
فدا ہے ایک عالم دل سے اس جوہر کی قیمت پر

محبت کا پیارا نقش مٹ جاتا ہے جب دل سے
تو ہو جاتا ہے پھر انساں کمربستہ عداوت پر

محبت کا تعلق توڑنا اچھا نہیں ہوتا
بگڑنا اپنے محسن سے گراں ہے پاک فطرت پر

ہر اک ٹھوکر جو کر دیتی ہے عصیاں سے شکستہ دل
الارم ہے کہ آگاہ تجھ کو کرتا ہے معصیت پر

ہر اک سالک معاصی سے ہی کر لیتا ہے اندازہ
کہ ہر اک معصیت ہے دال روحانی علالت پر

مگر یہ سلسلہ اندر ہی اندر چلتا رہتا ہے
خدا کی شانِ ستاری سے پردہ ہے خباثت پر

سعیدوں کو غم صحت سے ہے ہر دم تلاش اسکی
شقی اس پردہ پوشی سے ہے بڑھتا اور جرأت پر

خدا مہلت عطا کرتا ہے مجرم کو پئے اصلاح
مگر مجرم بدی میں اور بڑھ جاتا ہے مہلت پر

بدی دنبل مثال اندر ہی اندر بڑھتی رہتی ہے
وہ آخر پھوٹ پڑتی ہے دکھا کر جوش قوت پر

کبھی بد نیک سمجھا جاتا ہے ستاری حق سے
کہ تا وہ نیک بن جائے خدا کی اس عنایت پر

مگر جب قدر انساں اس عنایت کی نہیں کرتا
پکڑ لیتا ہے آخر اس کو تعزیرِ عدالت پر

سزائے جرم سے جب چاک ہو جاتا ہے سب پردہ
عیاں ہو جاتی ہے ساری حقیقت اس عقوبت پر

مگر پھر بھی در توبہ کھلا ہے شانِ رحمت سے
تلافی ہو ہی جاتی ہے معافی سے ندامت پر

مبارک ہے جو نادم اور تائب در پہ آ پہونچا
پس از غسل و طہارت کچھ نہیں شکوہ کدورت پر

قریب الوقت میں توبہ بدی سے سہل و آساں ہے
ہے مشکل جب بدی کا غلبہ ہو جائے طبیعت پر

مناسب تھا کہ پورا کر دکھاتے عہد صدق اپنا
فدا کر دیتے جاں اپنی وفائے عہدِ بیعت پر

محبت کا تعلق توڑنا اچھا نہیں ہوتا
بگڑنا اپنے آقا سے گراں ہے پاک فطرت پر

ہوئی بدظنیوں سے ایک دنیا ہے تباہ اب تک
ہوئے ہیں اعتراض ایسے ہزاروں ہی صداقت پر

خدا کے انبیاء اور اولیاء کو کس نے پہچانا
ہر اک گندے نے پھینکا گند ہے اہل طہارت پر

شناسائی کا ہے معیار نصرت سو وہ ظاہر ہے
کرے جو اعتراض اب بھی تو ہے وہ ربِّ نصرت پر

نشانِ تمکینِ دیں کا ساری دنیا میں ہے ضو افگن
نہیں مخفی نشاں یہ مطلقاً اہلِ بصارت پر

ہوئی ہے امن سے تبدیل ہر اک خوف کی حالت
خلافت کا ہوا ہے صدق ظاہر ہر علامت پر

ہے منکر وہ خدا کا جو ہوا منکر خلافت کا
خدا پر طعنہ زن ہے جو کرے طعنہ خلافت پر

خلافت ہے امانت اور خلیفہ ہے امیں اسکا
خدا کا انتخاب اصلاً نہیں وجہِ شکایت پر

خدا کی نصرتیں ہیں اعتراضوں کا جواب اب
کہ اب بھی جو ہے منکر ہے ضد انکی عداوت پر

خوارج اور روافض کو ملا کیا پھل بغاوت کا
حماقت ہے کرے جو ناز اس جرم بغاوت پر

کہاں تقوے کہاں ایمان ہو دل میں بغاوت گر
یہ وہ مادہ ہے جو دل کو ابھارے ہر شرارت پر

حقیقی نیکی و تقوے ہے ابعد قلب فاسق سے
کہاں توبہ نصیب اسکو بنا جس کی خیانت پر

حسد اور بغض کا جب آتشیں مادہ بھڑک اٹھے
وہ شعلہ بنکے گرتا ہے جلانے کو دیانت پر

ہر اک ساعت بڑھے نفرت بڑھائے اجنبیت میں
خیالِ بغضِ اتقےٰ جو ہوا پیدا شقاوت پر

پیامی دوستوں کا حال کچھ مخفی نہیں ہم سے
کہ ہوتے ہوتے دور آخر کہاں پہونچے ہیں نفرت پر

شروع میں اختلافی کیفیت بالکل تھی معمولی
مگر اب بعد دوری ہے نہایت ہی خصومت پر

خودی سے خودسری پیدا ہوئی جب کبر و نخوت سے
کمربستہ ہوئے سارے پیامی پھر بغاوت پر

کہا یاروں نے ملکر ہم خلافت کو مٹا دیں گے
خلیفہ چیز کیا ہے جو نہ ہو مجبور عزلت پر

تگ و دو کی تو بے حد کی جو کوشش کی تو پیہم کی
نصیب آخر ہوا خسران روئیں اپنی قسمت پر

بغاوت جب ہوئی معلوم نورالدین اعظمؓ کو
دوبارہ ان سے لی بیعت کہ قائم رہنا بیعت پر

وہ بیعت کیا تھی اک اقرار تھا تلبیس قلبی سے
منافق کی طرح تھا قول مبنی سوئے نیت پر

خدا کا بندہ نورالدین اعظم بادشاہِ دین
کہ جس کا رعب حقانی تھا فائق شاہی ہیبت پر

سبق ان کو یہی دیتا رہا عہد خلافت تک
خلیفے رب بناتا ہے رکھو کان اس نصیحت پر

مگر باغی زباں سے گو خلیفہ اور مطاع کہتے
دلوں میں تھا بھرا اک گند منصوبہ خلافت پر

وہ باطل جانتے تھے اور سمجھتے تھے غلط اسکو
کہ اللہ ہی بناتا ہے خلیفے اپنی طاقت پر

خلاف اس کے یقیں تھا یہ خلیفہ ہم بناتے ہیں
اگر چاہیں اسے معزول بھی کر دیں ارادت پر

اسی عزم و ارادہ پر ہوئے قائم تھے سب باغی
کسی کو بھی نہ فائز ہونے دیں گے ہم خلافت پر

خدا نے بھی دکھائی شانِ غیرت اور عجب قدرت
کہ منصوبہ ملایا خاک میں ان کا کرامت پر

عطا کی فضل سے فضل عمر کو شانِ فاروقی
خوارج اور روافض جسکے شاکی ہیں شقاوت پر

وہ کیا کیا باتیں کرتے تھے بعد امید ناکامی
مگر اب دیکھتے ہیں کامیابی شان و شوکت پر

حسد سے جل گئے محمود کے اعزاز کو پا کر
کہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے کیوں ہونے کی نصرت پر

ہر اک عزت ملی اس کو ہر اک برکت ملی اسکو
مگر محمود کے دشمن انہیں ذلت ہے ذلت پر

مسیحائے محمد کی جو تبلیغ رسالت تھی
کناروں تک زمیں کے جسکا پہونچانا تھا ہمت پر

ہمارے حضرت محمود نے اسکو ہے پہونچایا
یہ کمتی ہے اولوالعزمی ہے تحسیں اس اشاعت پر

پیامی ہم قائل نام بتلاتے تھے حضرت کا
کہ جن کے نام کی برکت سے ہے عالم ہدایت پر

خدا کے فضل سے یہ دور کیا ہی مبارک ہے
کہ جس میں احمدیت کی اشاعت ہے ہدایت پر

ہر اک مشکل سے مشکل کام ہے دیں کی اشاعت کا
مگر اعجاز قدرت رونما ہے اس کی نصرت پر

جہاں میں مچ رہا اک شور ہے تبلیغ و دعوت کا
خدا کا فضل ہے ہر آں خلیفہ کی حمایت پر

وہ دن نزدیک ہیں قومیں بھی جب یہ فیض پائیں گی
فدا ہوں گے جہاں کے پادشاہ بھی احمدیت پر

زمانہ میں فقط رہ جائے گی یہ احمدیت ہی
مذاہب دوسرے بطلان سے ہونگے ہلاکت پر

طلوعِ نیّرِ بیضا سے مٹ جانے کو ہے ظلمت
بدل جانے کو ہے دورِ ضلالت اب ہدایت پر

ہر اک جانب بجے گا ڈنکا ہر جا احمدیت کا
فدا ہوگا جہاں اس کے لئے اسکی محبت پر

عبث کوشاں ہیں دشمن احمدیت مٹ نہیں سکتی
یہ ہے وہ نقش جو قائم ہوا ہے حق کی قوت پر

خدا کی طاقتوں کا جلوہ گاہ ہے احمدیت یہ
خدا کو کون کر سکتا ہے مغلوب اپنی طاقت پر

ہر اک آن لہریں اٹھتی رہتی ہیں اس بحر قلزم سے
بڑی طاقت سے یہ سیلِ رواں ہے اپنی عظمت پر

خدا کا ہے ارادہ جو کسی سے وہ نہیں رکتا
مخالف یوں ہی دکھلائیں جوش اپنے خصومت پر

خدا کے سب رسولوں کے مخالف خائب و خاسر
مگر ہر ایک مرسل کو ملی عزت صداقت پر

وہی دستور سنت آج بھی حق سے عیاں ہوگا
عیاں ہوتا رہا جو پہلے ہر دورِ رسالت پر

ہر اک عزت ملے گی احمد مرسل کو مولےٰ سے
مگر انجام ہوگا دشمنوں کا خزی و حسرت پر

حقیقت اب بھی ظاہر ہو رہی ہے ایک دنیا پر
کہ عظمت احمد مرسل کی ہے کس شان و شوکت پر

پسر محمود بھی ہے اک حق کے نشانوں سے
ہزاروں ہی نشاں ظاہر ہوئے جس کی کرامت پر

خبر قبل از تولد دی کہ محمود آنے والا ہے
وہ ہے فضل عمر فائز ہو فاروقی خلافت پر

جہاں میں دھوم ہے محمود کے فیض و کرامت کی
ہے دنیا محو حیرت اسکی اعلےٰ قابلیت پر

تعجب کر رہے ہیں عقل والے اسکی دانش سے
ہر اک علم و ہنر والے ہیں حیراں اسکی حکمت پر

سیاست داں سیاست کے ہنر میں اس سے کم نکلے
علاوہ علم کے بڑھ کر ہے قوت انتظامی بھی
بڑی ہی پُر خطر راہوں سے لیکر اسکو چلتا ہے
کٹھن پر ہے کٹھن منزل جسے طے کرتا جاتا ہے
ہر اک دشمن مقابل پر جو آیا منہ کی کھایا ہے
خدا نے نام محمود اس کا کاموں سے بھی دکھلایا
خدا نے یہ بھی فرمایا تھا ہونگی ظلمتیں راہ میں
نہیں مخفی جہاں سے اور نہیں دنیا سے پنہاں کچھ
مبارک جس نے پایا دورِ حضرتِ احمدِ مرسل
مسیحِ محمدؐ جو سبھی نبیوں کے مظہر تھے
نظیر ان کا بنایا حق نے محمود اپنا برکت سے
جنہوں نے دیکھنا ہو آج احمد اور محمد کو
وہی ہے حسن یوسف اور وہی ہے ماہ کنعانی
ہاں اس کے ساتھ ہی اخوان یوسف بھی نکل آئے
عزیزِ مصر کی عزت ملی یوسف کو آخر میں
زمانہ نے وہ پہلے واقعات اب پھر ہیں دہرائے
مبارک وہ جو ان اسباق عبرت سے نصیحت لے
نصیحت کا بھی ہے کچھ فائدہ مرنے سے پہلے ہی
عزیز وقت ہے اب بھی سنبھل جاؤ سنبھل جاؤ
سنبھل جائے جہاں اس چشم خوابیدہ کو وا کرے
نشان ہائے جلالت اور ہیبت نمایاں ہیں
ہر ایک جانب پڑا ہے شور نعرہ ہائے حق ہو کا
زلازل اور طاعون نے جہاں اک کر دیا ویراں
ہوا جو کوئٹہ میں اور پھر منگھیر میں پہلے
ہے مقصد ان حوادث کا یہی ترک معاصی ہو
نہ جب تک خلق کا خالق کے آگے سرنگوں ہو گا
جہاں کا ایک ہی دارالاماں ہے آج دنیا میں
خدا سے ہے بنا دار المسیح دارالاماں اپنا

مقابل میں لکھے مضموں جب اس نے سیاست پر
اثر رکھتا ہے خاص اپنا وہ دنیا ہے جماعت پر
نکل جاتا ہے صاف ایسا کہ ہے راہِ سلامت پر
یہ ہیں سب برکتیں اس منصبِ عالی امامت پر
ملی ہے فتح ہر میدان میں مولیٰ کی نصرت پر
تبھی تو حاسدوں کا دل جلا ہے اسکی رفعت پر
مگر یہ چاند غالب آئیگا ہر ایک ظلمت پر
کہ یہ دورِ خلافت ہے نشاں کتنا صداقت پر
مبارک جس کو پایا آج اس دورِ خلافت پر
نبوت جن کی ہے روشن نشاں اب ہر نبوت پر
نشانِ حسن و احساں ہے عیاں جلوہ نیابت پر
نظر ڈالیں وہ اب محمود کی اس حسن طلعت پر
کہ جس کی خوبیوں کا تذکرہ ہے بامِ شہرت پر
زنانِ مصر بھی مکروں سے آ اتری ہیں تہمت پر
مقدر ہے یہی محمود کو ملنے کا قسمت پر
کہ تا اہل زمانہ پھر نہ ٹھوکر کھائیں عبرت پر
وگرنہ بد کا بد انجام ہوگا سخت حسرت پر
وگرنہ کون جانے گا نصیحت کب نے قربت پر
بنو نعمت کے شاکر تا بڑھو تم شکر نعمت پر
کر یقظہ کو فضیلت ہے تیری اس خواب غفلت پر
نہ سونے دیگے اب تجھ کو یہ بستر ہائے راحت پر
کہ ہے وقت الضحےٰ جاگو اٹھو اب تو تمازت پر
کہیں جنگوں کی بربادی سے ہے دنیا ہلاکت پر
نمونہ تھا قیامت کا نشاں تھا اک قیامت پر
سعادت سے ملے محروم کو حصہ اطاعت پر
مصیبت پر مصیبت دیکھے گی آفت کو آفت پر
کہ ایماں لوگ لائیں صدق دل سے احمدیت پر
نشاں ظاہر ہوا دنیا میں ہے اسکی حفاظت پر

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ میں گواہانِ صفائی کے بیانات

قادیان ۔ ۸ مارچ ۔ کل مقدمہ مندرجہ عنوان میں حسب ذیل گواہان کی شہادات قلمبند کی گئیں۔

بیان میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر

فخر الدین پر حملہ کے روز شام کے وقت میں قادیان پہنچ گیا تھا۔ میں عام طور پر ہر ہفتہ کی شام کو وہاں چلا جاتا ہوں۔ بشرطیکہ اتوار کو کوئی کام نہ ہو میں پولیس چوکی میں بھی گیا تھا۔ مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر بھی میرے ساتھ تھے جب چوکی سے باہر آ کر ڈی ۔ ایس ۔ پی صاحب سے مرزا عبد الحق صاحب کی گفتگو ہوئی میں اس وقت بھی موجود تھا۔ ہمارے سامنے کوئی جلوس وہاں سے نہیں گذرا تھا ۔ اس وقت وہاں کوئی احمدی نہیں کھڑا تھا۔ چار یا پانچ غیر احمدی کھڑے تھے۔ ہم ایسی جگہ کھڑے تھے۔ کہ اگر کوئی جلوس گذرتا تو دور تک نظر آ سکتا تھا۔

بجواب جرح :۔ اس وقت صرف مرزا عبد الحق صاحب ۔ چودہری فتح محمد صاحب ۔ مولوی فضل دین صاحب اور خاکسار ہی احمدیوں میں سے وہاں تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ مولوی ظفر محمد صاحب وہاں نہیں تھے۔

بیان مولوی عبد الرحمن صاحب

میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا پریذیڈنٹ ہوں ۔ ۶ اگست کی صبح کو میں نے بہ حیثیت لوکل پریذیڈنٹ یہ اعلان کیا تھا۔ کہ نماز عشاء کے بعد مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ منعقد ہوگا ۔ اعلان بورڈوں پر کیا گیا تھا۔ جلسہ کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ۔ کہ پیغام صلح اخبار میں ہمارے اور مصری پارٹی کے متعلق بعض باتیں شائع ہوئی تھیں چنانچہ عشاء کے بعد یہ جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جس میں پیغام صلح کے متعلق ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا۔ پیغام صلح اخبار لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ریزولیوشنز کی نقول افسران کو بھیجی گئی تھیں میر محمد اسحٰق صاحب اس جلسہ کے صدر تھے ۔ میر صاحب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریریں کی تھیں ۔ ان تقریروں میں کوئی اشتعال انگیز بات نہیں تھی۔ خان صاحب اور میر صاحب نے بالخصوص صبر کی تلقین کی تھی ۔ اخبار الفضل ۹ اگست کے پرچہ میں مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریر کا خلاصہ درج ہے۔

بجواب جرح ۔ مقدمہ قبرستان میں میرا چالان ہوا تھا ۔ مگر ہائی کورٹ نے مجھے بری کر دیا ہے۔ پولیس نے مجھ پر یہ الزام لگایا تھا۔ کہ میرے کہنے پر احمدیوں نے احراریوں کو مارا ہے مگر ہائی کورٹ سے بری ہو گیا تھا۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا کارکن ہوں ۔ اور وہاں سے صرف گذارہ لیتا ہوں ۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ اس جلسہ کا اعلان حضرت صاحب کے اس روز کے خطبہ جمعہ کے بعد کیا گیا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ جلسہ عشاء کی نماز کے بعد ہوا تھا ۔ اور اسی روز حضرت صاحب کا خطبہ اس سے قبل ہو چکا تھا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ میر صاحب خان صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب خطبہ جمعہ موجود تھے یا نہیں۔

بیان مہاشہ محمد عمر صاحب

۶ اگست کو مسجد اقصیٰ میں جو جلسہ ہوا تھا۔ اس میں میں شامل تھا۔ میں نے اس کا اعلان صبح ۸ بجے چوک میں بورڈ پر لکھا ہوا پڑھا تھا۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔

بیان چودہری عبد الرحمن صاحب

میں دفتر امور عامہ میں ۱۹ فروری ۱۹۳۸ء تک کلرک رہا ہوں۔ میں مولوی فاضل ہوں۔ میں مصری سے پڑھتا رہا ہوں۔ اور اس کا خط پہچانتا ہوں Peon Book میں ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸ نمبر کے اندراجات میرے ہاتھ کے ہیں ۔ یہ رجسٹر لوکل ڈاک بک ہے۔ آخری خانہ میں چٹھی وصول کرنے والوں کے دستخطوں کا ہے۔ ان چٹھیوں کی وصولی کے خانہ میں عبد الرحمن مصری فخر دین ملتانی اور عبد العزیز کے دستخط ہیں ۔ ان تینوں کو یہ خط بھیجے گئے تھے۔ ان چٹھیوں کی آفس کاپیاں میں پیش کرتا ہوں۔

بجواب جرح :۔ کہا مصری پارٹی کے مقاطعہ کا اعلان اس دفتر سے کیا گیا تھا۔ اس کی آفس کاپی پر کسی کے دستخط نہیں ہیں۔

پے در پے زلزلے

۷ مارچ - ۸ بج کر ۴ منٹ پر یہاں رحیم یار خان میں ایک ہیبتناک زلزلہ آیا - دفاتر کے اہلکار اور تاجر وغیرہ نہایت سراسیمہ ہو کر اپنے کاروبار چھوڑ کر دفتروں سے اور دکانوں سے باہر نکل بھاگے کئی مکانات پھٹ گئے - ۲۶ جنوری ۳۶ء سے یہاں چار دفعہ زلزلہ آ چکا ہے اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے - خاکسار :-

غور کیجئے! آپ کی ذراسی کوشش سے آپ کی زندگی میں کتنی بھاری تبدیلی آسکتی ہے اپنے ماضی پر ایک نظر ڈالئے۔ اگر آپ کے بود وباش کے ڈھنگ میں کچھ فرق ہوتا تو آپ کا جیون کیا ہوتا؟ کامیابی آپ کے قدموں پر بیٹھی سر جھکاتی ہے۔ جبکہ آپ میں تندرستی۔ جوانی اور قوتِ حیات موجود ہو؛

نا اُمید ہونا ایک بھول ہے دل کی کمزوری کا نام ہی نا امیدی ہے۔ اگر دل میں استقلال موجود ہو۔ تو کوئی ایسی چیز نہیں جو حاصل نہ کی جاسکتی ہو۔ صرف ٹھیک راستے کا ڈھونڈنا ہی ایک مشکل کام ہے۔ ممکن ہے آپ اس میں غلطی کر بیٹھیں۔ اپنے رہن سہن کو ٹھیک کریں۔ اور تندرستی کی ذمہ واری کسی قابل اور تجربہ کار طبیب کے

کیونکہ

بعض اوقات صحیح ورزش کرنے۔ غذا میں سادگی واصلاح لانے اور سونے جاگنے نہانے دھونے میں باقاعدگی لانے سے ہی بہت سی تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ دوائی کی ضرورت ہو تو کسی مشہور کارخانے کی تیار شدہ ادویات ہی خریدنی چاہئیں۔

کوی ونود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کے مشہور ومعروف

امرت دہارا اوشدہالیہ

میں علاوہ امرت دہارا اور اس کے مرکبات کے پانچ سو کے قریب اور مفید ادویات تیار رہتی ہیں۔ فہرست سے بیان دیکھکر ہر کوئی مریض کی حالت ومرض کے مطابق دوائی منگوا سکتا ہے یا حالات کو لکھکر دوائی تجویز کروا سکتا ہے۔ کیونکہ

علاج بذریعہ خط وکتابت

بھی کیا جاتا ہے۔ "قواعد علاج" اور "فارم تشخیص" آپ ایک کارڈ لکھکر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مکمل فہرست ادویات وکتب منگوالیں۔ اگر قوتِ مردمی کے متعلق کوئی علاج کی ضرورت ہو۔ تو "رسالہ امراض مخصوصہ مرداں" بھی مفت بھیجا جاوے گا۔ ان امراض کی فارم تشخیص اس کے پیچھے لگی ہے۔

دوائی کی ضرورت کب پڑے انسان کچھ نہیں کہہ سکتا اسواسطے

مارچ کی نصف قیمت کی رعایت کا سال بھر فائدہ

اٹھانے کے واسطے ہم نے ایک تجویز رکھی ہے۔ وہ یہ کہ آپ مارچ کے اندر دس۱۰ بیس۲۰ پچاس۵۰ جتنا روپیہ چاہیں دفتر میں جمع کرا دیں۔ پھر جب تک وہ روپیہ ختم نہ ہوگا۔ آپ کو وہی رعایت ملے گی۔ یعنی سوائے امرت دھارا اور اس کے مرکبات وکشتہ سونا درجہ اول وغیرہ چند ادویات کے جو ۱۲/۱۳ قیمت پر ملیں گی۔ باقی اور

سب ادویات وکتب نصف قیمت پر ملتی رہیں گی

المشتہر

مینجر امرت دہارا اوشدہالیہ امرت دہارا بھون امرت دہارا روڈ امرت دہارا ڈاکخانہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ ۸ مارچ - دوشنبہ کی رات کو لکھنؤ میں شیعوں اور سنیوں میں تصادم ہوگیا - بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مجلس میں شیعوں نے "تبرّا" شروع کردیا - اس پر سنیوں نے مدح صحابہ پڑھنا شروع کر دی جس کی وجہ سے ہنگامہ بپا ہوگیا - اور لڑائی اس قدر خطرناک ہوگئی - کہ اس میں ۲ آدمی ہلاک اور چند ایک مجروح ہوئے - سٹی مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ نے موقع پر پہنچ کر صورت حالات پر قابو پالیا - شہر میں دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نافذ کر دی گئی ہے اس وقت تک ۶ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں شہر کے اہم مقامات پر سوار پولیس متعین کردی گئی ہے -

الہ آباد ۸ مارچ - آج الہ آباد میں ہندو مسلم فساد کا شدید اندیشہ پیدا ہوگیا - حکام نے وزیر اعظم اور دیگر کانگرسی لیڈروں سے مشورہ کرنے کے بعد ایک نوٹس جاری کیا ہے - جس کے مطابق شہر اور چھاؤنی میں لاٹھیوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر نکلنا ممنوع قرار دیا گیا ہے - ہندو تاجروں کی دکانیں بند ہیں آج صبح پولیس اور فوج نے بازاروں میں گشت کی -

کلکتہ ۸ مارچ - آج جنرل پوسٹ آفس کلکتہ کی پارسل برانچ میں زبردست دھماکہ ہوا - واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سارٹر کے ہاتھ سے ایک پارسل فرش پر گر پڑا - اس پارسل میں ایک پستول اور کچھ آتش گیر مادہ تھا - جو ضرب سے پھٹ گیا - یہ پارسل بمبئی سے رانچی کے کسی فرضی ایڈریس پر بھیجا گیا تھا - مگر وہاں چونکہ اس پتے کا کوئی شخص نہ ملا - اس لئے وہ کلکتہ جنرل پوسٹ آفس کے ذریعہ واپس بمبئی بھیجا جا رہا تھا - سی - آئی - ڈی پولیس مصروف تفتیش ہے -

لنڈن ۸ مارچ - انگلستان اور آئرلینڈ کے درمیان گفت و شنید جاری ہے - آئرش حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ تجارتی معاہدہ ہو جائے گا - اور آئرلینڈ کی بندرگاہوں سے برطانوی فوجیں بھی ہٹالی جائیں گی -

جبل الطارق ۸ مارچ - ہسپانیہ کی باغی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ ہسپانوی حکومت کے ایک تباہ کن جہاز کے ہاتھوں اپنے ایک جہاز کی غرقابی کی خبر کو تسلیم کرلیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس حادثہ میں ۷۰۰ باغی ہلاک ہوئے -

شیلانگ ۸ مارچ - آسام کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ موضع ٹین کھاڈ میں ایک زبردست طوفان کے نتیجہ میں متعدد آدمی ہلاک اور سینکڑوں بے خانماں ہو گئے - بڑے بڑے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے -

شیخوپورہ ۸ مارچ - گذشتہ شب لاہور شیخوپورہ سڑک پر ایک گزیٹڈ افسر کی بیوی کی کار اور ڈاکوؤں کی ایک کار میں زبردست دوڑ ہوئی - افسر کی اہلیہ نے لاہور سے چند بیش قیمت زیورات خریدے تھے - ڈاکوؤں کو اس کا علم ہوگیا - چنانچہ رات کے وقت جب وہ خاتون کار میں سوار ہو کر عازم شیخوپورہ ہوئی - تو ڈاکوؤں نے کار کے ذریعہ اس کا تعاقب کیا - لیکن چونکہ اگلی کار بہت تیز جا رہی تھی - اس لئے ڈاکوؤں نے مایوس ہو کر تعاقب چھوڑ دیا -

کراچی ۸ مارچ - سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ نے سندھ اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا - کہ سندھی مسلمانوں میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد بہت کم ہے - اور یہ کمی دو تین لاکھ کے قریب ہے -

نئی دہلی ۸ مارچ - آج کونسل آف سٹیٹ میں وقفہ استفسارات میں سر جگدیش پرشاد نے ایک سوال کے جواب میں کہا - کہ ۳۷-۱۹۳۶ء میں سرحدی قبائل کو جو الاؤنس دیئے گئے - ان کی مجموعی رقم ۱۹۷۶۸۸ روپیہ تھی -

لکھنؤ ۸ مارچ - آج یوپی کونسل میں بجٹ پر بحث کے دوران میں بیگم اعزاز رسول ڈپٹی پریذیڈنٹ نے حکومت کے سامنے ایک تجویز پیش کی - کہ چونکہ یوپی کی آبادی نہایت سرعت سے بڑھ رہی ہے - اس لئے صوبہ میں پیدائش ٹیکس لگایا جائے

لاہور - آج پنجاب اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث جاری رہی - بحث کے دوران میں چوہدری سر چھوٹو رام نے تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا - کہ وہ آئندہ سیشن میں مارکٹنگ بل پیش کریں گے نیز اس امر کی کوشش کریں گے - کہ قانون قرضہ میں اگر کوئی سقم ہو - تو اسے دور کیا جائے

کراچی ۸ مارچ - آج سندھ اسمبلی میں ریونیو منسٹر نے اعلان کیا - کہ حکومت نے تقاوی کے قرضہ جات پر سود معاف کر دیا ہے - جو قریباً ۱۲ لاکھ روپے بنتا ہے

بمبئی ۸ مارچ - بمبئی اسمبلی کے آج کے اجلاس میں تمباکو ایکٹ کا ترمیمی بل پاس ہوگیا - بل کا مفہوم یہ ہے کہ شہر بمبئی میں تمباکو فروشی کے لائسنس کو پرچون فروشوں کے لئے ۲۵ روپیہ اور تھوک فروشوں کے لئے ۵۰ روپے کر دیا جائے -

لنڈن ۸ مارچ - کل دارالعوام میں لارڈ سٹینلے نے ایک سوال کے جواب میں کہا - کہ کانگرس فیڈریشن کی مخالفت کرتی ہے اور کرتی رہی ہے - لیکن دوسری طرف لارڈ زٹلینڈ کو ہندو مہاسبھا کے ریزولیوشنوں کی نقل موصول ہوئی ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ فیڈریشن کا نفاذ جلد عمل میں لایا جائے -

ناگپور ۸ مارچ - مسٹر سبھاش چندر بوس نے یہاں چند سپاسناموں کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا - گذشتہ آٹھ سال میں ملک کے حالات بالکل بدل چکے ہیں اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آج سات صوبوں میں کانگرس کی حکومت ہے - لیکن کانگرس فیڈریشن کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں - وہ ہر ممکن آئینی ذریعہ سے فیڈریشن کی مخالفت کرے گی - اور اگر ضرورت پڑی تو سول نافرمانی بھی کی جائے گی -

روما ۸ مارچ - اٹلی اور برطانیہ کے نمائندوں کے درمیان روما میں آج گفت و شنید شروع ہوگی - عنقریب فسطائی گرانڈ کونسل کا اجلاس ہوگا جس میں بین الاقوامی حالات پر غور کیا جائے گا - اس کے بعد حقیقی معنوں میں گفت و شنید شروع ہوگی -

کمباکونم ۸ مارچ - مسٹر سبھرائن وزیر مدراس گورنمنٹ ایک پبلک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے - کہ ان پر ریت اور پتھر پھینکے گئے - جس سے بہت سے اشخاص مجروح ہوئے -

کانپور ۸ مارچ - حکومت یوپی کے چیف سیکرٹری نے تمام محکموں کے افسروں کے نام احکام جاری کئے ہیں کہ پرائیویٹ آدمیوں - سوسائیٹیوں اور فرموں کی جانب سے جو خطوط اور درخواستیں موصول ہوں - ان کی رسید فوراً بھیج دی جائے -

لاہور ۸ مارچ - ایک اطالوی خاتون نے جو فرنٹیر میل کے ذریعہ سفر کر رہی تھی - نوشہرہ ریلوے سٹیشن پر پولیس کو اطلاع دی - کہ اس کے ۳ لاکھ روپے کے زیورات دہلی اور کیمبل پور کے درمیان چوری ہو گئے ہیں - نوشہرہ پولیس نے یہ اطلاع دہلی سے کیمبل پور تک تمام ریلوے سٹیشنوں کو دیدی - معلوم ہوا ہے مسروقہ زیورات میں ہیرے کی کئی انگوٹھیاں بھی شامل ہیں -

پشاور ۸ مارچ - سرحد اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر صنعت نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ نے مردان میں شکر اور دباغی کا کارخانہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اس طرح صوبہ میں بہت حد تک بیکاری دور ہو جائیگی

لاہور ۸ مارچ - ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت پنجاب کے دفاتر لاہور میں ۷ مئی کو بند ہو کر ۱۲ مئی کو شملہ میں کھلیں گے -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی